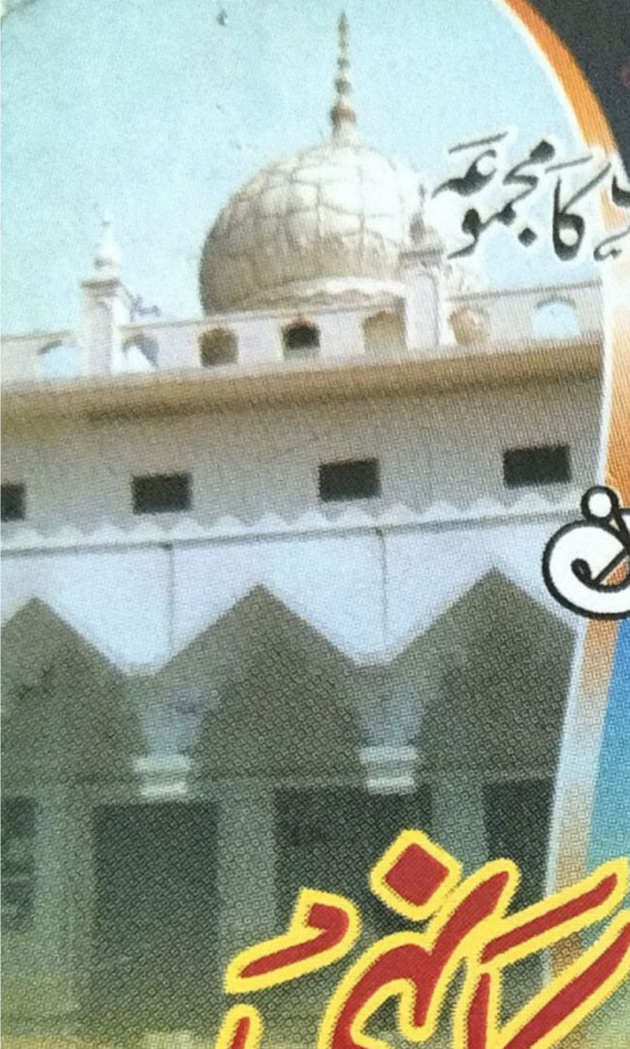
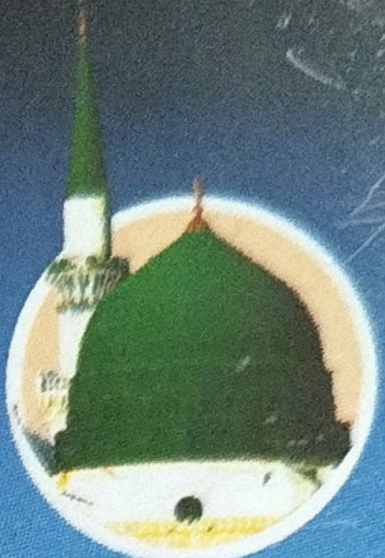




شعراءِ اسلام کے نذرانۂ عقیدت کا مجموعہ

ادائے سُخن

معروف بہ

مناقبِ سرکارِ سُرگاہی

مرتب

پھول محمد نعمت رضوی

ناشر:

مولانا غلام احمد رضا مصباحی برہمپوری

مقیم حال سعودی عرب

شعراء اسلام کے نذرانۂ عقیدت کا مجموعہ

ادائے سخن

معروف بہ

مناقبِ سرکارِ سرکانہی

مرتب

پھول محمد نعمت رضوی

ناشر:

مولانا غلام احمد رضا مصباحی برہمپوروی
مقیم حال سعودی عرب

مرتب : پھول محمد نعمت رضوی ابن عبد العزیز رضوی

قلمی نام : نعمت رضوی

مشغلہ : درس وتدریس، نظامت ونقابت، شعروشاعری

مستقل رہائش : دارالعلوم تیغیہ کنزالعلوم بنگل چھپرہ میگھ سیلوت مظفرپور بہار

موبائل نمبر : 9162113468 ، 9431675135

سن اشاعت : ستمبر ۲۰۱۶ء

حسب فرمائش : سراج عظمت حضرت علامہ مولانا الحاج محمد علی صاحب قبلہ سجادہ نشیں خانقاہ آبادانیہ سرکار سرکانہی شریف

زیراہتمام : محمد فرقان فیضی متعلم جامعۃ الرضا، متھراپور بریلی شریف

ملنے کے پتے:

- ☐ محمد ذیشان رضا دارالعلوم تیغیہ کنزالعلوم بنگل، چھپرہ میگھ، سلوت مظفرپور بہار
- ☐ رضا بک ڈپو کمپنی باغ مظفرپور
- ☐ حضرت مولانا غلام احمد رضا اخلاقی، مدرسہ اسلامیہ اخلاقیہ بواریا مظفرپور
- ☐ فیضی کتاب گھر مہسول چوک ڈمرا روڈ سیتامڑھی، بہار
- ☐ دینی کتاب گھر راجوپٹی سیتامڑھی، بہار
- ☐ اخلاقی کتاب گھر شجاولپور ڈھولی، مظفرپور
- ☐ تیغی کتاب گھر مہوا ویشالی بہار
- ☐ تیغی کتاب گھر، سریاں، ریوا روڈ، مظفرپور
- ☐ ثنا بک سینٹر، ڈھولی شجاولپور، مظفرپور بہار

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو، شیخ المشائخ محبوب الاولیاء قلزم انوار الٰہی، معدنِ تجلیاتِ خانقاہی، مخزن اسرارِ ذوالجناحی یعنی سرکارِ تاجدارِ سرکانہی حضرت صوفی الشاہ تیغ علی علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام منسوب کرتے ہوئے بے پناہ مسرت محسوس کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

پھول محمد نعمت رضوی

12-01-2016

تاثر

از: ڈاکٹر جوہر میاں شفیع آبادی صاحب

مناقب سرکار سرکانہی بنام ''ادائے سخن'' عقیدت مندانہ حسن و جمال کا وہ پہلو ہے جس میں عقیدت کا سورج پوری طرح اپنے شباب پر روشن و تابندہ ہے فنی قدروں کی صداقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے۔

دریا کا رواں دواں پانی اپنے ساتھ بہت سارے پیڑ پودوں پتھر اور ہیرے جواہرات بہا کر ساتھ لیتے جاتا ہے کچھ اس حقیقت سے جمالیاتی قدروں کو الگ نہیں سمجھنا چاہئے جہاں تک شخصی اور تعارفی صداقتوں کی بات ہے وہ اپنی جگہ سلامت ہے کیونکہ جب رند مست آفاقی تجلیوں میں غوطہ زن ہو کر اپنی حیاتیاتی صداقتوں کا جوہر بکھیرتا ہے تو اہل نظر کی نظر یقیناً خیرہ ہو جاتی ہے۔

سرکار سرکانہی بھی انہیں صاحب خلوت و جلوت شخصیتوں میں سے ایک ہیں جن کے یہاں شریعت وطریقت حقیقت و معرفت سب نے اپنا اپنا خاص تعارف بذات خود کرایا ہے یہی وہ سیرت طیبہ کا حسن ہے جسے جب جب عاشق پالیتا ہے اسے موت بھی پانے کے لیے اگر مستی ہے اور حیات اپنی سربلندی اور حوصلہ افزائی سمجھتی ہے اسی مقام پر فنا در بقا مجموع البحر بن بن جاتے ہیں یہ فضل الٰہی اور عطائے رسول کا جلوہ ہے۔ جس کی کرنوں سے ان اللہ والوں کی آنکھوں میں بھی نور پیدا ہوتا ہے اور ان کے چاہنے والوں میں بھی یہی وجہ ہے کہ مناقب و منقبت اور سپاس و تہنیت سب ایک معیار کی راہ پاتے ہیں اسی روایت کی ایک کڑی اور ایک ہر ذوق نظارہ مناقب سرکار سرکانہی المعروف بہ ''ادائے سخن'' کا جلوہ بھی ہے۔

شعلوں کے حصاروں میں سہا ہوا غنچہ ہے
پردہ ہے کہ جلوہ ہے جلوہ ہے کہ پردہ ہے

مصنف موصوف کا شاعرانہ ذوق اور بالغ نظری کا ایک زندہ مثال یہ کتاب بھی ہے محبی قدر عزیز گرامی مولانا پھول محمد نعمتؔ رضوی زیدت حسن قلم کا یہ علمی کارنامہ ذوق سلیم کو دعوت نظارہ دے رہا ہے کہ حسن بذات خود ایک صداقت ہے تو حسن نظر بھی اپنی حقیقت کا لوہا منوانے سے باز نہیں آتا یہی آفاقی و عرفانی ذوق موصوف کو نسبتوں کی چاندنی میں جنتی راستہ ہموار کرنے کا ذوق سلیم عطا کرتا ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ اس کاوش کلک باکمال کو درجۂ مقبولیت عنایت فرمائے اور بزرگوں کے محبت وصداقت ان کے کام آئے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

جوہر عفی عنہ

29-11-2015

ماخوذ انوار قادری ص ۲۲۲

تاثر

شیخ طریقت مفتی حامد القادری تیغی مصباحی

تھتیاں شریف، مظفر پور بہار

یہ معلوم کر کے از حد خوشی و مسرت ہوئی کہ نقیب اہل سنت حضرت مولانا پھول محمد صاحب نعمت مظفر پوری حضور سیدنا شیخ المشائخ الحاج الشاہ محمد تیغ علی قادری آبادانی فریدی علیہ الرحمۃ والرضوان کی منقبتوں کا حسین گلدستہ آراستہ کر رہے ہیں۔ خداوند قدوس ان کی خدمتوں، محبتوں اور عقیدتوں کو قبول فرمائے اور انہیں اس

راہ کی آسانیاں میسر و مقدر فرمائے آمین۔

جو تعریف ستائش اور عظمت و تقدیس اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے منسوب ہوتی ہے خواہ وہ نثر میں ہو یا نظم میں وہ کلام حمد کہلاتا ہے اور جو تعریف و تحسین اور فضل و اعجاز کا بیان حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات سے متعلق ہو وہ نعت شریف کہلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے فضائل و کمالات اور عزت و کرامت پر جو شگفتہ بیانی اور خامہ فرسائی کیجائے اسے منقبت کہتے ہیں۔

حضرت مولانا نعمت پر اللہ تعالیٰ کی خاصا نعمت ہوئی کہ انہوں نے بہار کی اس عظیم بزرگ شخصیت کی منقبتوں کا نذرانہ شیخ کامل کی بارگاہ میں پیش کرنے کا ارادہ فرمایا جنکی بارگاہ میں واقعی قوم کو خراج عقیدت پیش کرنا ہی چاہیئے جن کی شخصیت تمام اہل سنت خواص و عوام کی نظر میں مقبول و محمود رہی ہے۔

اس حقیقت کے بیان کرنے میں مجھے قطعا تردد نہیں کہ آج اکثر و بیشتر دین کا کام نمود و ریا کی آمیزش کا شکار بن چکے ہیں۔ نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ، قربانی و عقیقہ، شادی و ولیمہ، تقریباً سب کو نمائش نے اپنی گرفت میں لے لیا ہے اور ہماری سمجھ اتنی کند ہو چکی ہے کہ ہم صحیح اور غلط میں امتیاز نہیں کر پاتے، لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا بکرا خرید کر قربانی کرنے والے جہاں ریاکاری کے باعث ثواب سے محروم ہوتے ہیں وہیں بہت سارے افادی پہلو کو برباد کر دیتے ہیں۔ لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے ایک بکرا کی قیمت میں دس پندرہ بکرے ہو سکتے ہیں جس کے بال یقیناً ایک بکرے سے دس گنا زیادہ ہو سکتے ہیں، کھال کی قیمت میں بھی کئی گنا اضافہ ہوگا۔ گوشت بھی کئی گنا زیادہ ہوگا۔ پھر ایک قیمتی بکرا صرف ایک آدمی کی طرف سے قربانی ہوگا جبکہ دس پندرہ بکروں کو دس پندرہ آدمیوں کی طرف سے قربانی کیا جائے گا۔ اس طرح ایک قربانی کے معاملہ کو دیکھا جائے تو سمجھ میں

آجائے گا کہ ہم مذہبی کاموں میں بھی کتنے یتیم العقل ہوتے جارہے ہیں۔
یونہی منقبت کا معاملہ بھی آج چرنے چگنے کی چیز بن گیا ہے۔ حالانکہ یہ خالص مذہبی چیز ہے اس کو مذہب کے دائرہ میں ہی رکھنا چاہیے۔ جاہل پیروں اور نامراد مریدوں کی شعراء نوازی نے اس شعبہ کو زیادہ ہی فعال، سرگرم اور نفع بخش بنادیا ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ دیگر شعبہ ہائے حیات کی طرح اس شعبہ کی تہذیب وتزکیہ ضروری ہے۔

صرف ہنگامہ کھڑا کرنا میرا مقصد نہیں
میری خواہش ہے کہ یہ صورت بدلنی چاہیے

میں مولانا نعمت مظفر پوری کو باربار مبارک بادی پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مجموعۂ مناقب کے لیے اس عظیم شخصیت کا انتخاب کیا جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ انکے ولی کامل ہونے کی گواہی پیش کرتا ہے۔ اوران کی کتاب حیات کی ہرایک سطر دوسروں کو منزل مقصود یعنی رضا الٰہی اور خوشنودئ رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانے کے لیے مشعل ہدایت اور چراغ نجات کا درجہ رکھتی ہے۔

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیابھک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

سیدنا سرکار سرکانہی چھ سات ماہ کے تھے کہ ماں کے قدموں کو بوسہ دیکر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان گرامی ''الجنۃ تحت اقدام امھاتکم'' کی عملی تفسیر پیش کرتے نظر آتے اور دنیا کو تعلیم دیتے دکھائی پڑتے کہ ماں کے قدموں کا احترام کروگے تو عزت وعظمت کی پیشانی کا جھومر بن جاؤگے۔ اسی عمر میں ماں کی گود سے اتر کر گھر کے گوشہ میں جانا، دوزانو قبلہ رخ بیٹھنا، اور انگلیوں کو

تسبیح وتہلیل کے ورد کی طرح حرکت دینا پوری دنیا کو گوشہ نشینی، احترام وآداب تقابل اور فکر خداوندی کی ترغیب دیتا نظر آتا ہے ابتدائے شعور سے عمر عزیز کے آفتاب کے غروب ہونے تک نماز باجماعت کی پابندی ہر آن سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احترام، خدمت خلق کے حاجت کی فریاد رسی یہ وہ اعلیٰ اخلاق واوصاف ہیں جنہوں نے آپ کو ولی کامل اور مرشد برحق کی شکل میں دنیا کو جبین احترام وعقیدت خم کرنے پر مجبور کر دیا۔ آپ کی دینی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع الجہات ہے جس کا احاطہ کرنا بہت مشکل امر ہے۔

کاش منقبت نگار حضرات بزرگوں کے فضائل وکمالات اور کرامات وخوارق عادات امور کے ذکر کے ساتھ ان کے کارناموں کو اشعار کے سانچوں ہی ڈھالتے تو بہت بڑا کارنامہ ہوتا اور لوگوں کی اصلاح کا سامان بھی۔

فقط والسلام

خلوص کیش: حامد القادری التیغی المصباحی

خادم خانقاہ قادری تھتیاں شریف مظفر پور، بہار

تاثر

از قلم حقیر رقم: محمد عثمان الرضوی القادری

نقیب اہلسنت شاعر فطرت مولانا پھول محمد نعمت رضوی صاحب کی ایک فکری کاوش اور شیخ المشائخ حضرت سرکار سرکانہی علیہ الرحمۃ والرضوان کی شان مقدس میں اپنے اور کئی شعرائے اسلام کے ایک منقبتی دستاویز کی ترتیب "بنام سرکار سرکانہی" میرے مطالعہ کے میز پر میرے فکر وشعور کو مہمیز لگانے کے لیے تیار ہے۔ حمد الٰہی اور نعت مصطفوی جل وعلی

وصاحبہا التحیۃ والثناء جوتند و تیز تلوار کی دھار پر چلنے کے مانند ہے پر طبع آزمائی سبھوں کے گردہ و جگر کی تاب نہیں بعینہٖ منقبت نگاری بھی سبھوں کے ذہن و فکر کی توانائی نہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

منقبت کی ابتدائی شکل صوفیائے کرام کی تجلیاں ہیں۔ حمد و نعت اور منقبت یہ تینوں جدا جدا صنف نازک میں منقبت کا تعلق دینی احساس قلبی وارادت اور عقیدت مندی سے ہے، فضل و کمال، حسن و جمال مال و منال یہ تین چیزیں ایسی ہیں جو ہمیشہ انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور ان اوصاف کے حامل اشخاص و افراد سے عقیدت و محبت، ہمدردی و غمگساری کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔

منقبت کے معرض وجود میں آنے کا بنیادی سبب فضل و کمال ہے مال و منال کو منقبت کا سبب قرار نہیں دیا جاسکتا ورنہ منقبت نگاری و قصیدہ نگاری میں فرق دشوار ہوگا۔ اسی طرح حسن و جمال بھی منقبت کا باعث نہیں بن سکتا ورنہ منقبت اور غزل میں امتیاز کرنا مشکل ہو جائیگا۔

دراصل منقبت کا تعلق اپنے ممدوح کے عمدہ فضائل اعلیٰ اوصاف، بلند کردار اور ان کے ذاتی فضل و کمال سے ہے ان کے علاوہ ممدوح کے اندر تقویٰ، صلاح، دین داری و پرہیزگاری اور علم و روحانیت کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ جب کسی عظیم دینی علمی اور روحانی شخصیت کے اندر مندرجہ بالا اوصاف پائے جائیں اور شاعران اوصاف و کمالات سے متاثر ہو کر اشعار قلم بند کرے تو یہی اشعار منقبت کہلاتے ہیں۔

اس تناظر میں جب ہم اپنے ذہن و فکر کے مرکب برق رفتاری کے باگ کو شاعر فطرت منقبتی دستاویز کی طرف موڑتے ہیں تو صاحب منقبت نور دیدۂ

حضرت علی شیخ المشائخ سرکار سرکا نہی حضرت تیغ علی علیہ الرحمۃ والرضوان اوان تمام اوصاف جمیلہ حمیدہ سے متصف پاتے ہیں جو منقبتی اشعار کے لیے لازم و ضروری ہیں۔ حضرت شیخ المشائخ کی ذات والا ستودہ صفات کے فضل و کمال تقویٰ طہارت اور ولایت کو رئیس القلم مناظر اہلسنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی تحریر کی روشنی میں دیکھا جاسکتا ہے آپ تحریر فرماتے ہیں حضرت شیخ المشائخ موجودہ صدی میں فضل خداوندی اور عشق وعرفان کی ایک ایسی نشانی تھے کہ پہلی ہی نظر میں دیکھنے والوں کا یقین چیخ اٹھتا تھا کہ یہ اللہ کا ولی ہے۔ان کی ولایت وخداشناسی کے لیے یہ دلیل سب پہ بھاری ہے کہ انکی ایک نگہ التفات سے دلوں کے بے شمار ویرانے آباد پڑے روح کے چمنستانوں میں بہار آئی اور لاکھوں بھٹکے ہوئے انسان ”مردان خدا“ کے گروہ میں شامل ہو گئے۔

گو وہ آج نظروں کے سامنے نہیں ہیں لیکن ان کا باطنی فیضان آسمان کے بادل کی طرح دلوں کے آفاق پر چھاتا جارہا ہے ان کے سلسلے کے غلاموں کا باطنی کیف اہل باطن ہی جان سکتے ہیں لیکن ظاہری حال اتنا آراستہ ہے کہ بے ساختہ ایک مرد مومن کی تصویر نگاہوں کے سامنے پھرنے لگتی ہے۔ظاہر کا یہ انقلاب بلاشبہ باطن کی صحت مندی اور روح کی طہارت وآرائیش کی نشان دہی کرتا ہے۔

حضرت شیخ المشائخ کے قدردانوں کی صف میں صرف عوام ہی نہیں وہ اہل علم خواص بھی میں جنکی دینی برتری مذہبی پیشوائی اور دیانت وثقاہت اور ولایت پر زمانہ اعتماد کرتا ہے۔ مثال کے طور رتاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ امام المفسرین حضرت صدر الافاضل مولانا شاہ حکیم نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ فقیہ اعظم حضرت صدر الشریعہ مولانا شاہ حکیم ابوالعلا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم ہند، حضرت مولانا شاہ سید محمد صاحب کچھوچھوی رحمۃ اللہ

علیہ حضرت ملک العلماء مولانا شاہ ظفر الدین فاضل بہاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شاہ عبدالحفیظ مفتی آگرہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت استاذ العلماء مولانا شاہ حافظ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجاہد ملت مولانا شاہ الحاج محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ، سلطان المناظرین حضرت مولانا الحاج شاہ مفتی محمد رفاقت حسین صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ دنیائے اسلام کے یہ سارے مشاہیر حضرت شیخ المشائخ کی روحانیت وولایت سے متاثر ہیں۔ یہ حضرات نہ صرف یہ کہ علم وحکمت کی امامت کے منصب پر فائز ہیں بلکہ اپنی اپنی جگہ پر خود بھی روحانیت وطریقت کے آفتاب و ماہتاب ہیں اس لئے انکی شہادتیں ایک جانکار اور باخبر کی شہادت کے اعتبار سے بہت زیادہ قابل اعتماد اور مستند ہیں۔

ان حالات میں فطری طور پر ہر شخص کا دل ''مناقب سرکار سرکانہی'' کے مطالعہ کا خواہش مند ہوگا جن کو نقیب اہلسنت شاعر فطرت مولانا نعمت رضوی نے زیور ترتیب سے آراستہ پیراستہ فرما کر داد تحسین وتبریک کے حامل وضامن ہیں۔ دعا ہے کہ مولائے قدیر بطفیل حبیبہ الاعلیٰ جل وعلیٰ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مولانا موصوف کی جولانیٔ قلم میں مزید ترقی عطا فرمائے اور ان کے رشحات قلم سے ''روشن حروف'' اور ''حرف حرف روشنی'' اور ''روشن عبارت'' کی طرح شعری کتاب معرض وجود میں آتی رہے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

محمد عثمان الرضوی القادری

وخادم دارالافتاء والتدریس مدرسہ انوار العلوم

کماسو تیہار اسیتا مڑھی

شب ۱۱؍محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

عرض ناشر

مولانا غلام احمد رضا مصباحی برہمپوروی مقیم حال سعودی عربیہ

یہ کتاب محب گرامی نقیب الہند شاعر اہلسنت حضرت مولانا پھول محمد نعمت رضوی صاحب کی مرتب کردہ کتاب ہے جس میں ہندو نیپال کے معتبر شعرائے کرام نے شیخ المشائخ محبوب الاولیا تاجدارِ سرکا نہی حضرت الحاج الشاہ صوفی محمد تیغ علی قادری آبادانی علیہ الرحمہ (جو کہ مظفر پور بہار کے ایک مشہور اور بافیض بزرگ ہیں) کی بارگاہ میں منظوم خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہیں۔

ویسے تو میں ابھی سعودی عرب میں بسلسلۂ ملازمت قیام پذیر ہوں مولانا موصوف مدرسے میں میرے سینئر ساتھیوں میں تھے بچپن سے ہی لکھنے پڑھنے کا بے حد ذوق ان کے اندر میں نے پایا، بہر حال مجھے فیس بک اور انٹرنیٹ کے ذریعے سے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ ان کی تین نعتیہ کتابیں ''حرف حرف روشنی'' ''روشن حروف'' اور ''روشن عبارت'' زیور طبع سے آراستہ پیراستہ ہوکر اہل زبان وادب سے خراج تحسین حاصل کرچکی ہیں اور یہ کتاب جو ابھی آپ کے ہاتھوں میں ہے حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے اسی کتاب کی ترتیب کا خیال مرتب موصوف کے ذہن میں آیا لیکن کسی وجہ سے یہ کتاب وقت پر منظر عام پہ نہ آسکی خیر دیر آید درست آید چونکہ ابھی تین کتابیں اور بھی مسودے کی شکل میں رکھی ہوئی ہیں جیسے ''فضائل ومسائل''، ''مجموعۂ غزلیات''، ''نعتیہ مجموعہ'' خیر اسے میں اپنی خوش قسمتی جانتے ہوئے مولانا موصوف سے کہا کہ لائیے یہ سعادت میں حاصل کرلوں اور آپ ہمت نہ ہارئیے کم از کم جو کتابیں مسودے کی شکل میں ہیں اگر آگے سب کچھ ٹھیک ٹھاک رہا تو

ان شاء اللہ العزیز میری کوشش رہے گی کہ ان کتابوں کی طباعت کا بھی سہرا میرے ہی سر بندھے۔ اس طرح آپ کی کتابیں منظر عام پر آجائیں، میرے اور آپ کے لیے ذریعۂ نجات بنے، میری اور آپ کی والدہ مرحومہ کی بخشش کا سبب بھی۔ پس آپ حضرات سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ رب العزت اس مقصد خیر میں مجھے کامیاب فرمائے اور اس کتاب کو مقبول خاص وعام فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین۔

فقط والسلام

غلام احمد رضا المصباحی برہمپوروی

مقیم حال سعودی عربیہ۔20/04/2016

□□□

جو خاک پا ہو تمہارا حضور تیغ علی

نایاب غازیپوری

ماخوذ از انوار قادری، ص ۲۲۳

ہے بے قرار زمانہ حضور تیغ علی
نگاہ لطف ہو آقا حضور تیغ علی

تمہارے دم سے ہے گل ہائے معرفت تازہ
ہو جان باغ تمنا حضور تیغ علی

یہ دل ملا ہے تو بس آپ ہی کا عشق رہے
ہو سر میں آپ کا سودا حضور تیغ علی

نہ ہوگا غم اسے دنیا و آخرت کا کبھی
جو خاک پا ہو تمہارا حضور تیغ علی

اسے ملی ہے مدد سرور دوعالم سے
ہے جس نے دل سے پکارا حضور تیغ علی

جہاں کو عشق حقیقی کی روشنی بخشی
ہے وصف خاص تمہارا حضور تیغ علی

سمیع جلال و حافظ فرید سے تاباں
ہے تیرے قلب کی دنیا حضور تیغ علی

یہ تیرے الفت واخلاق کا نتیجہ تھا
ہر اک سو ہو گیا تیرا حضور تیغ علی

اسے عذاب جہنم کا ڈر نہیں نایاب
یہی وظیفہ ہو جس کا حضور تیغ علی

قوم پژمردہ ہوئی دم سے ترے، زندۂ جاوید یا تیغ علی

مولانا طفیل حامدی فیض پوری

ماخوذ از انوار قادری ص ۲۳۱

نائب شیر خدا تیغ علی
مشعل راہ ھدیٰ تیغ علی

تیغ تھے تیغ برہنہ ذوالفقار
نام یوں انکا پڑا تیغ علی

قوم پژمردہ ہوئی دم سے ترے
زندۂ جاوید یا تیغ علی

تیری ہر ساعت ریاضت بے گماں
خالی از سُمعہ ریا تیغ علی

تو تھا اک مرد مجاہد پاکباز
نفس شا کی ہی رہا تیغ علی

آج کیوں تو چپ تیرا سنسان ہے
اُٹھ ولیٔ باخدا تیغ علی

ہجر کے دن کاٹ کر بہر وصال
چل بسے سوئے خدا تیغ علی

جو ہیں پس ماندہ تیرے جائیں کہاں
کون ہیں تیرے سوا تیغ علی

جانے والے جائیں جنت میں تیرے
ہاتھ ہو دامن تیرا تیغ علی

حق یہ کہتا ہے طفیل حامدی
حق کا تو اور حق تیرا تیغ علی

خاک پر تیری ہو رحمت دم بدم
ہر گھڑی صبح و مسا تیغ علی

ہر طرف پھیلی ہوئی ہے طلعت تیغ علی

ماخوذ از: انوار قادری ص ۲۲۹

اوج پر الحمدللہ عظمت تیغ علی
جانتا ہے آسماں کچھ رفعت تیغ علی

آفتاب معرفت اور زہد وتقوی کے امام
طاعت شاہ مدینہ طاعت تیغ علی

ذکر سے تیرے تزلزل قصر باطل میں پڑا
تاقیامت زندہ باد اے شوکت تیغ علی

اب کوئی صورت مری نظروں میں آسکتی نہیں
بھاگئی ہے میرے دل کو صورت تیغ علی

گردش ایام سے ڈرنا مجھے آتا نہیں
دستگیر ناتواں ہے نصرت تیغ علی

تیرا دربار مقدس عالم انوار ہے
ہر طرف پھیلی ہوئی ہے طلعت تیغ علی

جلتے جلتے سارے اعدا خاک میں مل جائیں گے
روز بڑھتی ہی رہے گی شوکت تیغ علی

جس کا دم وجہ سکون قلب مضطر اے نسیم
پھر گوارا کس طرح ہو فرقت تیغ علی

ہے دل اعداء پہ بیٹھی ہیبت تیغ علی

مولانا شاہ علاءالدین صاحب
علیہ الرحمہ طالب القادری

پیر کامل قطب عالم حضرت تیغ علی
راز دار کنت کنزا خلقت تیغ علی

کیا رسائی مدح کی ہو اس چمن میں بلبلو
شاخ سدرہ سے سوا ہے رفعت تیغ علی

شاہ اور ہم سے ملائیں آنکھ کیا انکی بساط
رکھتے ہیں سینے میں پنہاں الفت تیغ علی

موجب درکات بھی یاں صاحب درجات ہے
اللہ اللہ یہ ہے فیض صحبت تیغ علی

کیوں نہ ہو بے خوف سارا کارواں قادری
ہے دل اعداء پہ بیٹھی ہیبت تیغ علی

فرش والو جاننا چاہو اگر اسرار عرش
کرلو حاصل جان ودل سے قربت تیغ علی

حشر کے دن تک رہے گا بے خود وسرشار ومست
پی لیا ہے جس نے جام شربت تیغ علی

حضرت عبد السمیع ہیں اعلیٰ علیین میں
دیکھ کر عشرت بداماں حشمت تیغ علی

جگمگاتا ہے علی کا تاج سرپر تیغ کے
برکت مولیٰ علی ہے شوکت تیغ علی

عارف حق محی ملت شہ جلال الدین سے
پوچھئے منزل مقام وعظمت تیغ علی

پوچھتے انجام کیا ہو عشق کا اب دوستو!
ہوگیا طالب شہید الفت تیغ علی

ذوالفقار حیدری ہیں بے گماں تیغ علی

مفتی محمد قاسم خادمؔ مظفر پوری

ماخوذ از لمحوں کی عطا

پھول خوشبو روشنی آب رواں تیغ علی
علم عرفاں آگہی نازبتاں تیغ علی

کون کہتا ہے کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوگئے
دیکھئے وہ سامنے ہیں ضوفشاں تیغ علی

کہہ دو شاہوں سے ابھی کہ وہ جھولیاں بھر لیں ابھی
بعد مدت آج پھر ہے درفشاں تیغ علی

چھپ گیا میری نظر سے آہ وہ بدر کمال

علامہ جیدالقادری مظفرپوری

سیدی تیغ علی ہاں فضل رب ذوالجلال
فیض سرکار مدینہ تیرا ہر فضل وکمال
کیوں نہ ہومشہور عالم میں تیراجودونوال
بارگاہ غوثیت سے فیض پایا بے مثال

کشت زار تیغیت پر رحمت بغداد ہے
اس لئے تیغی چمن آباد تھا آباد ہے

حضرت حافظ حنیف ومولوی حاجی خطاب
خانقاہ تیغیہ کے آفتاب وماہتاب
شمس دیں ایوب علی اپنی جگہ پر لاجواب
درسگاہ تیغیہ کے دونوں تھے روشن چراغ

صدق دل سے جو تیرے ارشاد کا طالب ہوا
ہے خدا شاہد زمانے پر وہی غالب ہوا

غوث اعظم کا دلارا لاڈلا تیغ علی
دل کے بیماروں کی خاطر اک مسیحا تیغ علی

پاسدار مسلک احمد رضا تھا تیغ علی
خواجہ ہند الولی کا تھا چھیتا تیغ علی

جس کا شیوہ اتباع سید ابرار تھا
نام نامی انکا سنئے تیغ علی سرکار تھا

مطمئن تھا قلب لب بر کلمہ اسلام تھا
شاہد پیک اجل کے ہاتھ مئے کا جام تھا
غوث اعظم کا زباں پہ پیارا پیارا نام تھا
ہچکیاں دو آئیں گویا یار کا پیغام تھا

گیارہویں کا چرخ پر جونہی نظر آیا ہلال
چھپ گیا میری نظر سے آہ وہ بدر کمال

حضرت سرکار سرکانہی امین بوتراب
جس پہ اہل حق کی پڑتی تھی نگاہ انتخاب
جو پلا تا تھا ہمیشہ عشق احمد کا شراب
ہم فدا اس ذات عالی کے ہیں اے عالی جناب

نقش ان کی پاء کے دل سے مٹا سکتے نہیں
اس کے خدمات جلیلہ ہم بھلا سکتے نہیں

وہ اٹھہتر سال تک مثل قمر تھا ضوفشاں
روشنی پاتا تھا جس کے دم سے یہ ہندوستان

آسمان تیغیت پر جس کے قائم ہیں نشاں
چھپ گیا ہے چاند ہے موجود لیکن کہکشاں

جادۂ حق و صداقت سے ہٹا سکتا ہے کون
جو تیغی ہے انکو جید مٹا سکتا ہے کون

عام ہو جائے پیام حضرت تیغ علی

ڈاکٹر وصی واجدی صاحب

کرتا ہے جو احترام حضرت تیغ علی
جانتا ہے وہ مقامِ حضرت تیغ علی

معرفت اور آگہی کا ہو گیا عرفاں اسے
مل گیا جس کو بھی جام حضرت تیغ علی

ملتا ہے دل کو سکوں اور روح کو چین و قرار
کرتا ہے جو ورد نام حضرت تیغ علی

سرخروئی کی تمنا ہے تو سن میرا کہا
بن جا تو بھی آ غلام حضرت تیغ علی

حضرت تیغ علی کے عاشقوں کے دل میں ہے
عام ہو جائے پیام حضرت تیغ علی

بن گیا سرکانہی سے سرکانہی سرکانہی شریف
یہ بھی ہے فیض قیام حضرت تیغ علی

منزل مقصود تک تجھکو پہونچنا ہے اگر
تو بھی چل بر نقش گام حضرت تیغ علی

انکا گرویدہ وصی صاحب اسے ہونا ہی تھا
سنتا تھا جو بھی کلام حضرت تیغ علی

اپنے مرقد میں بہت مسرور ہیں تیغ علی

ڈاکٹر وصی واجدی

سارے ہندوستان میں مشہور ہیں تیغ علی
آپ تو قطب مظفر پور ہیں تیغ علی

جل رہا ہے جن کے دم سے عشق و مستی کا چراغ
وہ ہدایت کے درخشاں نور ہیں تیغ علی

فیض دل پہ پھر بھی دستک دے گیا ہے آپ کا
آپ سے میں آپ مجھ سے دور ہیں تیغ علی

چاہنے والے ہیں تیرے ہو نگاہ التفات
ہم غم دوراں سے چکنا چور ہیں تیغ علی

سلسلے کا اپنے بڑھتا دیکھ کر اثر ورسوخ
مسرور ہیں تیغ علی

کیجئے حال وصی پر بھی محبت کی نظر
قطبیت میں آپ کوہ طور ہیں تیغ علی

میرے دل کی تشنگی سرکار سرکانہی شریف

مفتی قاسم خادم مظفر پوری

نور حق نور نبی سرکار سرکانہی شریف
جلوۂ روئے علی سرکار سرکانہی شریف

اک تبسم اک ادا اک نغمگی اک بانکپن
سر سے پا تک دلکشی سرکار سرکانہی شریف

اک تجلی اک کرن اک جلوۂ ماہ تمام
روشنی ہی روشنی سرکار سرکانہی شریف

زندگی کی ہر ادا پابند دین مصطفیٰ
بندگی ہی بندگی سرکار سرکانہی شریف

ان کے کشتوں سے اجل آنکھیں ملا سکتی نہیں
زندگی ہی زندگی سرکار سرکانہی شریف

کشت زار عشق وایماں کے لیے ہر دور میں
تازگی ہی تازگی سرکار سرکانہی شریف

چمچماتی ہی رہی دست علی میں جو مدام
ہاں وہی بالکل وہی سرکار سرکانہی شریف

پوچھتے ہو کیا دیا رشوق میں ان کا مقام
نائب ہندالولی سرکار سرکانہی شریف

قول حق ہے لوح محفوظ است پیش اولیاء
حاصل صد آگہی سرکار سرکانہی شریف

کیا کروں گا لیکے ساقی جرمہ آب حایت
میرے دل کی تشنگی سرکار سرکانہی شریف

پردہ اپنے روئے روشن سے ذرا سرکایئے
بڑھ گئی دلکی لگی سرکار سرکانہی شریف

ہاں پلادیجئے مجھے بھی اب وہ جام سرخوشی
کھل اٹھے دل کی کلی سرکار سرکانہی شریف

خادم خستہ کو دیجئے اب متاع آگہی
سیدی تیغ علی سرکار سرکانہی شریف

اشکوں کا قافلہ ہے لئے بارگاہ میں

مفتی محمد شمیم القادری

دنیا ہمنٹ کے آگئی جنکی پناہ میں
آرام کر رہے ہیں وہ آرام گاہ میں

کھینچ کھینچ کے آرہے ہیں سبھی طالبان شوق
مجھ کو بھی رکھیئے گا ذرا اپنی پناہ میں

ذرے چمک رہے ہیں دمکتے ہیں بام و در
رحمت برس رہی ہے تری خانقاہ میں

میں نذر کر رہا ہوں محبت کے ہار پھول
اس کے سوا ہے کیا مرے حال تباہ میں

دامان شاہ تیغ علی جب سے مل گیا
کیا کیا نہ مل رہا ہے مزہ عشق شاہ میں

دیکھا ہے میں نے خواب میں آنسو رواں دواں
سرکار شاہ تیغ علی کی نگاہ میں

دیکھیں ذرا نقاب اٹھا کے ہجوم کو
اشکوں کا قافلہ ہے لئے بارگاہ میں

اہل خرد کے ہوش کی اڑ جائیں دھجیاں
ہے وہ اثر دیوانۂ تیغی کی آہ میں

للہ مری حیات کے لمحے سنوار دیئے
گذرے ہیں جو بھی وقت وہ گذرے گناہ میں

پی پی کے جا رہے ہیں سبھی جام مغفرت
کب تک رہوں گا یونہی بھٹکتا میں راہ میں
رحمت کا ہو نزول شمیمؔ انکی قبر پر
یہ ہے دعا ہماری حضور الہ میں

شمع بردوش ہوں جیسے درودیوار سرکانہی

مفتی محمد شمیم القادری مظفرپور

ہمیں کہتی اک دنیا کہ ہے بیمار سرکانہی
ہماری لاج تیرے ہاتھ ہے سرکار سرکانہی
تصور سے تیرے دیوانے کتنا کام لیتے ہیں
مدینے کا نظارا ہے کہ ہے دیدار سرکانہی
تیرے جلوؤں کی تابانی کا عالم اے تعالیٰ اللہ
شمع بردوش ہوں جیسے درودیوار سرکانہی
عجم کیا ہے عرب تک جن کا ذکر خیر ہے یارو
در تیغ علی ہے وہ، وہ ہے دربار سرکانہی
یہاں کے ذرے بھی تاروں کو نظروں میں نہیں لاتے
یہ ہے معراج سرکانہی یہ ہے معیار سرکانہی

رہے آباد تیرا میکدہ صبح قیامت تک
رہیں پیتے یونہی پیہم ہر اک میخوار سرکانہی
شمیم القادری یہ اک حقیقت ہے جدھر دیکھو
مسیحائی کیا کرتے ہیں اب بیمار سرکانہی

جوش میں ہر آن دریائے فیوض عام ہے

مفتی حامد القادری تھتیاں شریف

میرے ہونٹوں پر شہ تیغ علی کا نام ہے
وجد میں ہر قادری ہے حق کا لطف عام ہے
کتنے گمراہوں کو راہ حق پہ فائز کردیا
یہ میرے سرکار تیرے در کا ادنیٰ کام ہے
تیغیوں کس لو کمر تبلیغ دیں کے واسطے
وقت کی للکار ہے سرکار کا پیغام ہے
سرور کونین کی عزت پہ ہوجاؤ نثار
شاہ سرکار نہی کے در کا اب بھی یہ پیغام ہے
سیرت سرکار کے سانچے میں خود کو ڈھال دو
دعویٰ الفت وگرنہ صرف بہر نام ہے

تم نے کیوں چھوڑا نماز وروزہ و حج کا عمل

انکا دامن تھامنے کا کیا یہی انجام ہے

مانگنے والوں کو انکے در سے کیا ملتا نہیں

جوش میں ہر آن دریائے فیوض عام ہے

مردہ دل لوگوں کو عمر جاودانی بخشدی

یہ مسیحائی بہ فیض عشق احمد عام ہے

ناز کیوں اپنے مقدر پر نہ ہر تیغی کرے

دل میں عشق مصطفیٰ لب پر خدا کا نام ہے

طیبہ و بغداد و سرکا نہی کے نسبت کے طفیل

حامد تیغی بحمد اللہ نیک انجام ہے

ہر ادا میرے مرشد تیری جب جمالی ہے

مفتی حامد القادری تھتیاں شریف

آج بزم تیغی کی شان ہی نرالی ہے

بارگاہِ مرشد میں ہر بشر سوالی ہے

مستیوں کا موسم ہے رحمتوں کی برکھا ہے

ذکر شاہ سرکا نہی ایسا ذکر عالی ہے

نسبت غلامی ہی وجہ رستگاری ہے

نامۂ عمل ورنہ نیکیوں سے خالی ہے

جہل وگمرہی کی جڑ کیوں نہ کٹ کے رہ جائے

ذوالفقار تیغی کا کون وار خالی ہے

احمقوں کی دنیا میں بسنے والے سے کہہ دو

بے وسیلہ رب مل جائے بات یہ خیالی ہے

کیوں نہ دشمنوں کے دل موم ہو کے رہ جائے

ہر ادا میرے مرشد تیری جب جمالی ہے

کیف میں ہر اک سامع جھوم جھوم اٹھا ہے

بے مثال آقا کی بات بے مثالی ہے

ہر سطر سے ظاہر ہے شان شاہ سرکا نہی

منقبت تری حامدؔ واہ بے مثالی ہے

تو تصوف کا ہے بحر بیکراں تیغ علی

احمد علی علوی القادری مظفر پور

پھول خوشبو روشنی آب رواں تیغ علی

آسمان ومہر وماہ وکہکشاں تیغ علی

امن کا پیغام تیرا ہر بیاں تیغ علی

سب اماں اس دور میں جائے اماں تیغ علی

ایسا لگتا ہے مجھے، ہیں بزم میں موجود آپ
یہ تصور ہے سراپا کہ گماں تیغ علی

میں تصور میں سنا دیتا ہوں تجھ کو درد دل
تو میرا چارہ گر درد نہاں تیغ علی

چھوڑ کر اک آپ کے اب کون جانے گا بھلا
ہے ہمارا درد کیسا اور کہاں تیغ علی

فرق کیا پڑتا ہے اس سے کس نے کیا سمجھا مجھے
میری ہستی کا ہے ہر سود وزیاں تیغ علی

تیری چشم فیض سے علوی قلندر ہو گیا
تو تصوف کا ہے بحر بیکراں تیغ لی

لیے اپنے سر پر عقیدت کی چادر مچلتا ہوا خاص و عام آرہا ہے

از مولانا عنایت اللہ اشرفی عنایت

خدا کے ولی ہو عطائے نبی ہو تجھے قدسیوں کا سلام آرہا ہے

ترا نام مشتق ہے نام علی سے یہی نام مشکل میں کام آرہا ہے

کھلے گا جو میرے گناہوں کا دفتر کہیں گے میرے مصطفیٰ روز محشر

اسے خلد سے تم نہ روکو فرشتو! یہ تیغ علی کا غلام آرہا ہے

منور منور معطر معطر میرے شاہ تیغ علی کی زمیں پہ
لیے اپنے سر پر عقیدت کی چادر مچلتا ہوا خاص و عام آرہا ہے
کوئی غم کے مارے غریبوں سے پوچھے شب و روز دربار تیغ علی سے
کبھی جس کی قسمت میں تشنہ لبی تھی وہی آج پی پی کے جام آرہا ہے
مصیبت کے مارے بڑے بے سہارے یہی کہہ رہے ہیں دوانے تمہارے
ہے تیرے حوالے میرا حشر پیارے کہ اب سخت مشکل مقام آرہا ہے
مجھے گردشوں تم نہ آنکھیں دکھانا ہے رشتہ میرا ان سے برسوں پرانا
بچانے مجھے سارے رنج والم سے وہ دیکھو کہ میرا امام آرہا ہے

کیا خبر فدا ہو کے تم پہ قبر میں اتنی عزت ملے گی

عنایت اللہ اشرفی عنایتؔ مظفر پوری

میں ہوں دیوانہ تیغ علی کا حشر میں مجھ کو راحت ملے گی
آئے دل چیر کر کوئی دیکھے، دل میں بس ان کی صورت ملے گی
پوچھتے ہیں بڑے ہی ادب سے میری تربت میں آکر فرشتے
کیا خبر تھی فدا ہو کے تم پہ قبر میں اتنی عزت ملے گی
چاہ لے تو برس جائے بادل شیر قدموں کو چومے مسلسل

ہر گلی میں مرے تیغ علی کی کچھ نہ پچھ تو کرامت ملے گی

پاس میرے عمل کچھ نہیں ہے ہاں مگر مجھکو اتنا یقیں ہے

روز محشر تمہاری بدولت چھوٹ جاؤں گا جنت ملے گی

جس گھڑی آپکی دید ہوگی بس اسی دن میری عید ہوگی

تیرا چہرہ میرے سامنے ہو جانے کب ایسی قسمت ملے گی

دل پہ کوہ الم کیسا ٹوٹا تیرا در میرے سرکار چھوٹا

تیرے قدموں میں تھی جو مسرت اب کہاں ویسی عشرت ملے گی

یہ کرشمہ ہے تیغ علی کا

عنایت اللہ اشرفی مظفر پوری

حسن شیدا ہے تیغ علی کا
ایسا چہرا ہے تیغ علی
انکی رفعت کا عالم نہ پوچھو
رب تعالیٰ ہے تیغ علی کا
چار دانگ زمانہ میں ہر سو
بول بالا ہے تیغ علی کا
نام وہ نا، کا سنتا نہیں ہے
جو بھی منگتا ہے تیغ علی کا
کھل گیا قبر میں باغ جنت

یہ کرشمہ ہے تیغ علی کا
دیکھ کر یاد فردوس آئی
ایسا روضہ ہے تیغ علی کا

ہر مصیبت سے بخشے رہائی
ایسا شجرہ ہے تیغ علی کا

مجھکو بے بس نہ سمجھے دنیا
سر پہ سایہ ہے تیغ علی کا

ابر باراں اشاروں پہ جھومے
ایسا رتبہ ہے تیغ علی کا

ہے عنایت سخنور میں شامل
یہ بھی صدقہ ہے تیغ علی کا

تیرے دربار میں ایمان کی ہے شمع جلی سیدی تیغ علی

فرحت صابری

مرحبا رشک ارم آپ کی پر نور گلی سیدی تیغ علی
بالیقیں آپ ہیں محبوب خدا زندہ ولی سیدی تیغ علی

آپ کا ابر کرم جھوم کے جو برسا ہے سلسلہ ہر سمت خوب پھیلا ہے
آپ کے فیض سے علما کی ہے بارات چلی سیدی تیغ علی

غم کا مارا ہوا دربار میں جو جائے گا میرا ایمان ہے وہ لوٹ کے نہ آئے گا

تلی سیدی تیغ علی

آپکا نام لیا ساری پریشانی

عاشق مولا علی غوث کا پیارا تو ہے خواجہ ہند کا لاریب دلارا تو ہے

شمع جلی سیدی تیغ علی

تیرے دربار میں ایمان کی ہے

مدتوں ہو گئیں دیکھے ہوئے صورت تیری یاد پھر آنے لگی دیکھئے صورت تیری

کلی سید تیغ علی

اک نظر دیکھئے کھل جائے میرے دل کی

دیکھنا جب میرے آقا کی عنایت ہو گی خواب میں ہی صحیح چہرے کی زیارت ہو گی

فرحتؔ خستہ کی برآئے گی امید دلی سیدی تیغ علی

کعبۂ دل ہے زیارت گاہ سرکانہی شریف

فرحت صابری اندولی

حضرت شیخ المشائخ شاہ سرکانہی شریف

خلد میں جاتی ہے بیشک راہ سرکانہی شریف

ماشاء اللہ عالم اسلام میں مقبول ہے

قادریہ تیغیہ درگاہ سرکانہی شریف

خم عقیدت کی جبیں میری درجاناں پہ ہے

کعبۂ دل ہے زیارت گاہ سرکانہی شریف

آسماں کو چھو رہا ہے اس کی عظمت کا مینار
سب کو ہے تسلیم عز و جاہ سرکانہی شریف

اہل دل اہل نظر اہل محبت کے لیے
عید سے ہے کم نہیں یہ ماہ سرکانہی شریف

اپنی دنیا اپنی عقبیٰ کر رہے ہیں وہ خراب
جو اڑاتے ہیں غلط افواہ سرکانہی شریف

چاند پر وہ تھوکنے کی کر رہے ہیں کوششیں
آج بھی کچھ کم نہیں بدخواہ سرکانہی شریف

طالبان معرفت کی تشنگی کے واسطے
چشمۂ فیض و کرم ہے چاہ سرکانہی شریف

اس سے روشن رہے تیغیہ سلسلہ

افضل مظفرپوری

یاخدا آسمان ولا پر سدا ماہتاب ولایت سلامت رہے
حق نگر حق نما شاہ تیغ علی مظہر قادریت سلامت رہے
کامل معرفت صوفیٔ باصفا حامل سنت شاہ خیر الوریٰ
ناشر دیں حق عاشق مصطفیٰ رہبر دین وملت سلامت رہے

کتنے منگتوں کی چوکھٹ سے جھولی بھری کتنی مایوس ماؤں کی گودی بھری
تیرے در پہ ہوئی دل کی کھیتی ہری باب لطف وعنایت سلامت رہے

غوث اعظم سے تم کو ولایت ملی خواجہ ہند سے خواجگیت ملی
مرکز اہلسنت سے سنت ملی مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے

تیری سرکانہی کتنی حسین ہے گلی تجھ میں آرام فرما ہیں تیغ علی
مرحبا تجھ پہ ہے بارگاہ ولی پہ تیری جاذبیت سلامت رہے

در سے تیغ علی کے ہے روشن ہوا صورت شہ براہیم میں جو دیا
اس سے روشن رہے تیغیہ سلسلہ، شمع بزم طریقت سلامت رہے

گلشن تیغیہ لہلہاتا رہے پھول ہر شاخ پر مسکراتا رہے
منقبت ان کی افضل سناتا رہے یہ عقیدت محبت سلامت رہے

سرکانہی تیری خلد نما آج زمیں ہے

افضل مظفرپوری

دربار تمہارا ہے کہ طیبہ کی زمیں ہے
اے تیغ علی لگتا ہے فردوس یہیں ہے

ظاہر میں جھکا سر ہے درشاہ پہ لیکن
سجدہ نہ سمجھنا یہ عقیدت کی جبیں ہے

اے اہل عقیدت ذرا انصاف سے بولو

فیضان شہ تیغ علی کس کس پہ نہیں ہے
ہے قطب غوث زمن شیخ مشائخ
بھر دیں گے میرا دامن دل مجھکو یقیں ہے
سب تیغ علی شاہ کے برکت ہے قدم کی
سرکا نہی تیری خلد نما آج زمیں ہے
رہنے دو پڑا کوئے شہ تیغ علی میں
مجھکو نہ سکوں اسکے سوا اور کہیں ہے

کس طرح وہ پائے گا بھلا فیض کا جلوہ
افضل جسے ولیوں سے عقیدت ہی نہیں ہے

الفت کا وہ میٹھا جام وفا لہرا لہرا کے پی جاؤ

افضل مظفر پوری

میخوانہ آبادانی سے منگوا منگوا کر پی جاؤ
اے تشنہ لبوں جام تیغی چھلکا چھلکا کر پی جاؤ
ترشی نہ اتارے جس کا نشہ مخمور جو رکھے صبح و مسا
الفت کا وہ میٹھا جام وفا لہرا لہرا کے پی جاؤ
اے رند و جھٹک دو مایوسی اب توڑ بھی ڈالو خاموشی
میخوانہ شاہ سرکا نہی کھلوا کھلوا کر پی جاؤ

ہے درد دل مضطر کی دوا لاریب درود صلی علیٰ
دست مرشد سے یہ نسخہ لکھوا لکھوکر پی جاؤ

بغداد و بریلی سرکانہی کے عشق کا پیالہ مستی میں
اپنے مرشد کی چوکھٹ پر اترا اترا کر پی جاؤ

قطرہ قطرہ اکسیر شفا بیشک ہے بزرگوں کا جوٹھا
ان قادری تیغی پیالوں کو دھلوا دھلوا کر پی جاؤ

ساقی بھی ہے افضل ساغر بھی در بھی ہے کھلا میخوانے کا
اک جام سے تیرا جی نہ بھرے دہرا دہرا کر پی جاؤ

حق کی گفتار تیغ علی

افضل مظفر پوری

باب رحمت ہے دربار تیغ علی
رشک جنت ہے گلزار تیغ علی

مست ہیں پی کے میخوار تیغ علی
گرم ہے اب بھی بازار تیغ علی

ہوگا دین اور دنیا میں وہ سرخرو
جو بھی اپنائے کردار تیغ علی

وہ مسیحا زمانے کا ہو جائے گا
جو بھی ہو جائے بیمار تیغ علی

ان کا پیغام پیغام حق دوستو!
حق کی گفتار گفتار تیغ علی

اور کتنا بڑھتا ہی جاتا ہے یہ سلسلہ
جتنا جلتا ہے غدار تیغ علی

وہ وفادار ہے غوث وخواجہ کا بھی
جو ہے افضل وفادار تیغ علی

میں بھی ہوں بیمار یا تیغ علی

پھول محمد نعمت رضوی

ہے سخی دربار یا تیغ علی
ہو کرم اک بار یا تیغ علی

آپ جو کردیں اشارہ پل میں ہی
ہوئے بیڑا پار یا تیغ علی

آپ آجاؤ ہمارے گھر کبھی
مہکے یہ گھر بار یا تیغ علی

منزلیں ہمکو ملیں در سے تیرے
ہوگیا سرشار یا تیغ علی

جو بھی مانگا آپ کے دربار میں
پاگیا ہر بار یا تیغ علی
ہو دعا جو آپ کی پاؤں شفا
میں بھی ہوں بیمار یا تیغ علی
کردو مجھ پہ بھی کرم کی اک نظر
ہوں بہت لاچار یا تیغ علی
آپ ہیں اللہ کے سچے ولی
سب کو ہے اقرار یا تیغ علی
تیرے نعمت کو خوشی ہے انتہا
مل گئی سرکار یا تیغ علی

آپ کی عنایت ہے تاجدار سرکانہی

پھول محمد نعمت رضوی

دل میں جو عقیدت ہے تاجدار سرکانہی
آج بھی سلامت ہے تاجدار سرکانہی
اس کو بھی دعائیں دیں جس نے دل دکھایا تھا
آپ کی یہ سیرت ہے تاجدار سرکانہی
پاگئے شفا پل میں جو مریض آئے تھے
آپ کی کرامت ہے تاجدار سرکانہی
ناز ہے مقدر پر میں غلام ہوں تیرا
یہ میری سعادت ہے تاجدار سرکانہی

کل بھی وہ انوکھی تھی آج بھی انوکھی ہے
کیا حسین سخاوت ہے تاجدار سرکانہی

لفظ لفظ موتی ہے گفتگو کا ہر جملہ
پیکر فصاحت ہے تاجدار سرکانہی

ہم جو جادۂ حق پر گامزن ابھی تک ہیں
آپ کی عنایت ہے تاجدار سرکانہی

ہر جگہ پذیرائی ہر قدم شناسائی
آپکی بدولت ہے تاجدار سرکانہی

اک نگاہ رحمت کا ملتجی ہے نعمت بھی
مال ہے نہ دولت ہے تاجدار سرکانہی

ہے تصوف کا وہ کارخانہ

مبارک حسین مبارک گریڈیہہ

گونج اُٹھا دہر میں یہ ترانہ
یہ ہے تیغ علی کا زمانہ

معترف ہوگیا ہر دیوانہ
یہ ہے تیغ علی کا زمانہ

رہبر اہلسنت ہیں تیغ علی
تاجدار ولایت ہیں تیغ علی
ان کے در کا ہے موسم سہانا
یہ ہے تیغ علی کا زمانہ

میرے دل میں جگر میں ہیں تیغ علی
عاشقوں کی نظر میں ہیں تیغ علی
سوچ کر ہم سے آنکھیں ملانا
یہ ہے تیغ علی کا زمانہ

ایسا لگتا ہے فردوس کی ہے گلی
جس جگہ جلوہ فرما ہیں تیغ علی
ہے تصوف کا وہ کارخانہ
یہ ہے تیغ علی کا زمانہ

رشتہ عشق والفت بڑی چیز ہے
میرے مرشد کی نسبت بڑی چیز ہے
میرے گھر میں بھی ہے آنا جانا
یہ ہے تیغ علی کا زمانہ

عظمت اولیاء جانتا کیوں نہیں
دشمنِ مصطفی مانتا کیوں نہیں
ہر کسی نے یہ دل سے ہے مانا
یہ ہے تیغ علی کا زمانہ

تیری قسمت کا تارا چمک جائیگا
تیری حسرت کا گلشن مہک جائے گا
اے مبارک یہی گنگنانا
یہ ہے تیغ علی کا زمانہ

ہے صوبۂ بہار پہ احسان تیغ علی

محبوب گوہر اسلام پوری

مہکا ہوا ہے گلشن ایوان تیغ علی
شاداب کس قدر ہے گلستان تیغ علی

یہ سوچنے کی بات ہے غم کے ہجوم میں
کیوں مسکرا رہے ہیں محبان تیغ علی

عشق نبی سے آج ہے آباد وہ زمیں
پہونچے ہیں جس زمیں پہ گدایان تیغ علی

ناموس تیغیت پہ ہے حملہ بہت کٹھن
یہ جانتے ہیں خوب حریفان تیغ علی

سب کو دیا ہے عشق شہ دین کا مزاج
ہے صوبہ بہار پہ احسان تیغ علی

گوہر اکابرین ادب سے وہ ہیں قریب
قسمت سے جو بنے ہیں ثناخوان تیغ علی

یاد رکھے گی تجھے دنیا سدا تیغ علی

دلکش رانچوی جھارکھنڈ

ذاکر رب العلیٰ حق آشنا تیغ علی
ہیں یقیناً عاشق خیر الوریٰ تیغ علی

متقی تیغ علی ہیں پارسا تیغ علی
ہوگئے رب کے کرم سے کیا سے کیا تیغ علی

تو نے علم و معرفت کے چھوڑے ہیں ایسے نقوش
یاد رکھے گی تجھے دنیا سدا تیغ علی

دہلی ممبئ کولکاتا سرحد نیپال تک
جابجا ہیں تیرے دیوانے شہا تیغ علی

چاہنے والے تیرے بھارت میں ہیں پھیلے ہوئے
سارا ہندوستان ہے شیدا تیرا تیغ علی

بار بار آیا مظفر پور دلکش رانچوی
آپ کا جب جب اشارہ ہوگیا تیغ علی

صاحب علم وحکمت ہیں تیغ علی

بسملؔ مرکزی برہمپوری

رازدار شریعت ہیں تیغ علی
شمع بزم ہدایت ہیں تیغ علی

دیکھ کر غیر بھی جن کو مانوس ہیں
اس طرح خوبصورت ہیں تیغ علی

ہند میں جن کے چرچے ہوئے چارسو
صاحب علم وحکمت ہیں تیغ علی

خوب عبد السمیع نے نوازا جنہیں
پیر کی وہ عنایت ہیں تیغ علی

جو بھی دربار تیغی سے ہیں جڑ گئے
وہ ہوئے اعلیٰ سیرت ہیں تیغ علی

ذات پران کے بسملؔ نہ کیوں ہو نثار
خلد کی جب ضمانت ہیں تیغ علی

مسلک احمد رضا کے نین ہیں تیغ علی

تحسین مرکزی برہمپوری

واصف ذات شہ کونین ہیں تیغ علی
بے قراروں کے دلوں کے چین ہیں تیغ علی

حضرت عبد السمیع مونگیری اور مولا علی
ان بزرگوں کے یہ نور عین ہیں تیغ علی

مرحبا صد مرحبا شہر مظفر پور میں
ایک سچے ذاکر حسنین ہیں تیغ علی

سنیوں ہی کو نہیں، غیروں کو بھی احساس ہے
مسلک احمد رضا کے نین ہیں تیغ علی

ہوں شریعت کے مسائل یا طریقت کی ہو بات
فرد واحد مجمع البحرین ہیں تیغ علی

منقبت جو پڑھتا ہے تحسین بھی اس بزم میں
میرے آقا آپ ہی کا دین ہیں تیغ علی

لائق تقلید ٹھہری سیرت تیغ علی

بدر محمدی ویشالی

لوگ ہیں یوں آشنائے عظمت تیغ علی
جیسے یہ حاصل ہوا ان کو نسبت تیغ علی

زندگی ان کی عقیدت مندوں کے سر آنکھوں پر
اور زیر چادر وگل تربت تیغ علی

اپنی آنکھیں بند کر کے دیکھ تو معلوم ہو
کون ہیں کیسے ہیں کیا ہیں حضرت تیغ علی

وضع داری جان سپاری غمگساری عاجزی
لائق تقلید ٹھہری سیرت تیغ علی

شاید ان سے روبرو ہونے کی گنجائش بھی ہے
لوگ بتلاتے ہیں کیونکر صورت تیغ علی

باوضو پلکیں دیئے جاتی ہے بوسہ یاد کو
یوں کئے میں جا رہا ہوں خدمت تیغ علی

بدر ذوق شعری تیرا پھولتا پھلتا رہے
راس آئے تجھکو اجر مدحت تیغ علی

نور کا مینار ہے تیغ علی

مفتی محمود احمد مصباحی کامل سون بھدر

آہنی کردار ہے تیغ علی
شبنمی گفتار ہے تیغ علی

سینکڑوں دل اس سے روشن ہو گئے
نور کا مینار ہے تیغ علی

کیوں نہ اس بازار میں بک جائیں ہم
مصطفیٰ بازار ہے تیغ علی

تاج والے سرنگوں ہے جس جگہ
وہ ترا دربار ہے تیغ علی

سن کے جس کو رنج والے شاد ہوں
وہ تری گفتار ہے تیغ علی

بھول جائیں غم کے مارے اپنا غم
ایسا اک غمخوار ہے تیغ علی

کیا ہوا گر تیز ہے کلفت کی دھوپ
سایۂ دیوار ہے تیغ علی

اس کے احساں سے بچے گا کیا کوئی
قوم کا معمار ہے تیغ علی

اے مسیحائے زمن تشریف لا
ہر کوئی بیمار ہے تیغ علی

کیوں پریشاں حشر میں کامل رہے
بندۂ غفار ہے تیغ علی

سب کرم ہے تیرا شاہ تیغ علی

محمد شوکت علی یوسفی مہوا ویشالی

مظہر کبریا شاہ تیغ علی
وارث انبیاء شاہ تیغ علی

تیری ہر اک ادا سیرت مصطفی
بحر جودو سخا شاہ تیغ علی

ساری دنیا میں ہے آج پھیلا ہوا
سلسلہ آپ کا شاہ تیغ علی

راہ حق سے بھٹک جائے ممکن نہیں
جس کا ہو رہنما شاہ تیغ علی

پھوٹی سرکانہی سے ایک تیغی کرن
پھیلی ہر سو ضیا شاہ تیغ علی

نور سے تیرے چھتیس دیئے جل گئے
سب کرم ہے تیرا شاہ تیغ علی

ہر بلا ٹل گئی سر سے اک آن میں
نام جو لے لیا شاہ تیغ علی

کیجئے اک نظر پھر رہا دربدر
آج شوکت ترا شاہ تیغ علی

پرتو حسن حبیب کبریا تیغ علی

عبدالستار ستار بکساواں ویشالی بہار

شیر دل میدان حر مرد خدا تیغ علی
کشتئ عرفان حق کے ناخدا تیغ علی

طور ہستی کی تجلی آپ پر روشن ہوئی
جلوۂ حسن ازل سے ناخدا تیغ علی

آشنائی آپ کی ہے آشنائی خدا
پرتو حسن حبیب کبریا تیغ علی

ظاہری آنکھوں سے پنہاں ہے جمال حسن دوست
چشم باطن دیکھ شمس پر ضیا تیغ علی

دل کا ہر گوشہ منور ہے حیات حسن ہے
اللہ اللہ جلوۂ غار حرا تیغ علی

بڑھ گئی اتنی خلش کچھ آپ کے دیوانوں میں
کیجئے اپنے کرم سے فیصلہ تیغ علی

بے نیازانہ بسر ستار کر تو زندگی
کیا کمی تجھکو تیرے حاجت روا تیغ علی

مولیٰ علی کا مست قلندر رہتا ہے سرکانہی میں

پیکر چمپارنی

عشق شہ کونین کا دیکھو جلوہ ہے سرکانہی میں
غوث کے دلبر تیغ علی کا روضہ ہے سرکانہی میں

جس در کو ہم تیغی دیوانے باب جنت کہتے ہیں
اس در سے حسنین کا بٹتا صدقہ ہے سرکانہی میں

تیغ علی جو رب کا ولی ہے ہم دکھیوں کا داتا ہے
لیٹا ہوا وہ شاہ امم کا شیدا ہے سرکانہی میں

مرشد میرا رہتا جہاں ہے فیض کا دریا بہتا ہے
مجھ سے یہ مت پوچھو لوگو! کیا کیا ہے سرکانہی میں

چھیڑ نہ مجھکو دنیا والو ورنہ جا کر کہہ دونگا
مولیٰ علی کا مست قلندر رہتا ہے سرکانہی میں

روضے کا کرنے کو نظارہ اللہ اللہ رے پیکر
لگتا ہے کہ چاند فلک سے اترا ہے سرکانہی میں

باغ جنت میں مسکرائیں گے

تبارک الحسن تبارک اسلام پوری

جلنے والے کو ہم جلائیں گے
بزم تیغ علی سجائیں گے

جا کے تیغ علی کی چوکھٹ پر
سوئی قسمت کو ہم جگائیں گے

شاہ سرکانہی کے یہ دیوانے
باغ جنت میں مسکرائیں گے

با ادب ان کی پاک تربت پر
چادرو پھول ہم چڑھائیں گے

شاہ تیغ علی کے دامن میں
ان کے دیوانے سر چھپائیں گے

دشمن تیغ علی سنبھل جاؤ
ورنہ گردن تیری اڑائیں گے

ہم تبارک ہیں مدح خوان ولی
ساتھ ان کے بہشت جائیں گے

بافیض ہے گھرانہ سرکار تیغ علی کا

احقر القادری موہن پوری

دیکھا جو آستانہ سرکار تیغ علی کا
وہ ہوگیا دیوانہ سرکار تیغ علی کا

غوث زماں لقب ہے محبوب غوث اعظم
قائل ہوازمانہ سرکار تیغ علی کا

جس کوملی ہے نسبت اس پر ہوئی ہے رحمت
بافیض ہے گھرانہ سرکار تیغ علی کا

خوش بخت ہے وہ بیشک دیکھا جو تیغی جلوہ
چہرہ بھی تھا سہانہ سرکار تیغ علی کا

ہوتا ہے سب پہ ہر دم لطف وکرم یقیناً
اپنا ہو یا بیگانہ سرکار تیغ علی کا

رکھ لے گا جو بھی گھر میں طغرئ ونقش پاکو
ممکن ہے گھر میں آنا سرکار تیغ علی کا

ہوتا ہے جب بھی حضرت تیغ علی کا چرچہ
لگتا نہیں پرانا سرکار تیغ علی کا

مل جائیگا یقیناً فیضان قادری بھی
شجرہ کو پڑھ روزانہ سرکار تیغ علی کا

احقر کے دل کی خواہش آقا یہی ہے ہردم
پڑھتا رہے ترانہ سرکار تیغ علی کا

باخدا وہ آدمی تو جنتی ہو جائے گا

حسن چاندپوری

جو کوئی دیوانۂ تیغ علی ہو جائے گا
دیکھ لینا ایک دن وہ بھی ولی ہو جائے گا

جو چلے گا آپ کے نقش قدم پہ اے حضور
باخدا وہ آدمی تو جنتی ہو جائے گا

جو گیا دنیا سے لیکر شجرۂ تیغ علی
قبر میں اس کے لیے وہ روشنی ہو جائے گا

تیغ علی شہ کو ذرا دل میں بسا کر دیکھئے
جو نہ ہو پایا کبھی پل میں ابھی ہو جائے گا

اے حسنؔ دل کی دعا مقبولیت کی ہے سند
بزم تیغی میں اگر ذکر نبی ہو جائے گا

جگمگا اٹھا ہماری زندگی کے آئینہ

مولانا احمد حسین نازاں، ہڑبل اڑیسہ

حضرت تیغ علی ہیں رہبری کے آئینہ
ہیں مریدوں کے لیے وہ زندگی کے آئینہ

ضرب الا اللہ جن کے زندگی کا عین تھا
تھی سراپا ذات جن کی سادگی کے آئینہ

رہبری ان کی ضیائے دل کو دیتا ہے سکوں
دے گئے ہیں جو ہمیں اک بندگی کے آئینہ

تیرگی ظلمت کی جس نے خاک کر کے رکھ دیا
ہیں وہی تیغ علی پاکیزگی کے آئینہ

تیشہ ذکر جلی سے خانۂ دل کو کیا
مسکن محبوب کو تابندگی کے آئینہ

یاد جن کی آج بھی رہ رہ کے آتی ہے ہمیں
جو سراپا ناز تھا وارفتگی کے آئینہ

غالب و مومن مقید صفہ قرطاس ہیں
ہیں مگر تیغ علی فرزانگی کے آئینہ

علم فیضانی کے جو اک ماہر وغواص تھا
ہیں وہی جان مرید ان ناز کی کے آئینہ

لہلہاتی معرفت ہے جن کی ذات پاک سے
دیتا ہے جو آج بھی فرزانگی کے آئینہ

حقیقت ہے کہ نازاں تیغیہ فیضان سے
جگمگا اٹھا ہماری زندگی کے آئینہ

جب دیکھتا ہوں گنبد مینار تیغ علی کا

ساجد مرپاوی

ہے رحمتوں میں ڈوبا دربار تیغ علی کا
کتنا ہرا بھرا ہے گلزار تیغ علی کا

کچھ اس طرح سے جام تیغی میں پی چکا ہوں
کہتے ہیں لوگ مجھکو مئے خوار تیغ علی کا

حسرت مچل مچل کر دیتی ہیں یہ صدائیں
اے کاش ہو میسر دیدار تیغ علی کا

دل میں خوشی کا میرے کھلتا ہے ایک غنچہ
جب دیکھتا ہوں گنبد مینار تیغ علی کا

ساجد کو دیکھنے مت نیچی نظر سے ہرگز
یہ بھی ہے ایک منگتا سرکار تیغ علی کا

آپ نے کی دیں کی خدمت حضرت تیغ علی

نازش مظفرپوری

واصف راز حقیقت حضرت تیغ علی
آپ وہ پیر طریقت حضرت تیغ علی

آبادانی سلسلے کو جس نے بخشا ہے عروج
آپ اس گلشن کی زینت حضرت تیغ علی

حضرت عبدالسمیع سرکار کے فیضان سے
آشکارا ہے کرامت حضرت تیغ علی

گمرہی بدمذہبیت کے برے ماحول میں
آپ نے کی دیں کی خدمت حضرت تیغ علی

ہے یہ نازشؔ قادری بھی آپکے در کا غلام
کردو اس پہ چشم رحمت حضرت تیغ علی

آبروئے اہلسنت حضرت تیغ علی

قاری غلام رسول نیرؔ غزالی کچھور

پیکر رشدو ہدایت حضرت تیغ علی
قاطع کفر وضلالت حضرت تیغ علی

منبع گنج کرامت حضرت تیغ علی
نیر برج سخاوت حضرت تیغ علی

ہوگیا وہ دین مصطفوی کا فوراً لمعتقد
جس نے کی تیری زیارت حضرت تیغ علی

مسلک احمد رضا کے آپ ہیں سچے امین
آبروئے اہلسنت حضرت تیغ علی

کس میں ہمت ہے کہ گنوائے ذرا دیکھوں اسے
انگنت تیری کرامت حضرت تیغ علی

کھا کے نان خشک وہ کرتے تھے روز و شب بسر
صاحب صبر قناعت حضرت تیغ علی

حیف صد افسوس نہ سمجھا بہاری آج تک
تیری ذات عبقریت حضرت تیغ علی

پرتو مخدوم پنڈوہ و مخدوم بہار
نازش برہان ملت حضرت تیغ علی

مانگتے جو چیز پاتے ہیں یہاں تیغ علی

قاضی شریعت مفتی محمد نورالھدیٰ

خاں فاتح مرپاوی

فیض کا دریا بہاتے ہیں یہاں تیغ علی
جام عرفاں بھی پلاتے ہیں یہاں تیغ علی

آبادانی و فریدی اور تیغ دربار کا
خوب فیضاں یہ لٹاتے ہیں یہاں تیغ علی

سب مرید و منسلک آ کر تیری چوکھٹ پہ اب
درد دل تم کو سناتے ہیں یہاں تیغ علی

رکھتا ہے جو اس جگہ آنے کی دل میں آرزو
ان غلاموں کو بلاتے ہیں یہاں تیغ علی

در پہ تیرے سنیوں کا تازہ ایماں ہوگیا
بدعقیدہ تھرتھراتے ہیں یہاں تیغ علی

فضل رب سے وہ تو ہیں مرقد میں اپنے باحیات
مانگتے جو چیز پاتے ہیں یہاں تیغ علی

آپ کے خلفاء کا دامن جس نے تھاما دہر میں
وہ تجھے اپنا بناتے ہیں یہاں تیغ علی

ہے دعاؤں کا اثر یہ آپ ہی کا اے حضور
بدعقیدہ کو بھگاتے ہیں یہاں تیغ علی

کچھ کرو فاتح پہ بھی نظر کرم داتا ہو تم
ہم بھی تو دامن پسارے ہیں یہاں تیغ علی

ہے جسکی قبر میں شجرہ میرے سرکانہی والے کا

تبارک الحسن تبارک

بہت پر نور ہے روضہ میرے سرکانہی والے کا
زمانے بھر میں ہے چرچہ مرے سرکانہی والے کا

مظفر پور ویشالی کی ہی تخصیص کیا لوگو!
جہاں بھی جاؤ ہے شیدا میرے سرکانہی والے کا

بہار خلد آکر جھومتی ہے اس کی تربت پر
ہے جسکی قبر میں شجرہ میرے سرکانہی والے کا

غلاموں کے لیے فیض وکرم کا بالیقیں ہردم
کھلا رہتا ہے دروازہ میرے سرکانہی والے کا

خدا ان کا نبی ان کے علی وفاطمہ انکے
ہے غوث پاک سے رشتہ میرے سرکانہی والے کا

خدائے پاک نے ان کا بڑا رتبہ بنایا ہے
جہاں میں بجتا ہے ڈنکا میرے سرکانہی والے کا

تبارک ہے وہ قسمت کا دھنی جو اپنی بستی میں
سجایا شان سے جلسہ میرے سرکانہی والے کا

آ کر کرو دہائی سرکار تیغ علی سے

جوہر دیشالوی

لوٹا نہیں ہوں خالی سرکار تیغ علی سے
مانگی مرادیں پالی سرکار تیغ علی سے

دل میرا مطمئن ہے حالات خوش نما ہیں
میں نے ہے دل لگالی سرکار تیغ علی سے

بیمار تیغ علی کو سرکاہی لیکے آجا
نہر شفا ہے جاری سرکار تیغ علی سے

اے غم کے ماروں لے لو رب نے دیا ہے ان کو
آ کر کرو دہائی سرکار تیغ علی سے

سرکاہی میں مہکتا جو پھول کھل رہا ہے
زندہ ہے اس کی ڈالی سرکار تیغ علی سے

جوہر ہے ان کے در کا چھوٹا سا ایک منگتا
پاتا ہے دانا پانی سرکار تیغ علی سے

جب فدائی بولتا ہے تیغ علی سرکار کا

شاداب مظفرپوری

دل سے جو شیدا ہوا ہے تیغ علی سرکار کا
فیض اس کو مل رہا ہے تیغ علی سرکار کا

غوث وخواجہ کا یقیناً فیض اس کو مل گیا
جو دیوانہ ہوگیا ہے تیغ علی سرکار کا

مسکراتے وادی فردوس میں وہ جائے گا
جام جس نے پی لیا ہے تیغ علی سرکار کا

آفتوں نے لے لیا ہے خود بخود راہ فرار
نام جب میں نے لیا ہے تیغ علی سرکار کا

یہ فرشتوں نے کہا جنت میں جانے دو اسے
واسطہ جس نے دیا ہے تیغ علی سرکار کا

بند ہو جاتی ہے سب کی ایک پل میں بولتی
جب فدائی بولتا ہے تیغ علی سرکار کا

اے قلمکاروں ادب سے جنتی لکھ دو اسے
جو بھی دامن پالیا ہے تیغ علی سرکار کا

جنت الفردوس میں شاداب وہ سب جائیں گے
جو غلام باوفا ہیں تیغ علی سرکار کا

میرے لئے تو تیغی شجرہ دل بھی ہے اور جان بھی ہے

نادر جمالی بنارسی

سرکا نبی کا ہر اک ذرہ دل بھی ہے اور جان بھی ہے
تیغ علی سرکار کا روضہ دل بھی ہے اور جان بھی ہے

مشک وعنبر والی خوشبو جس سے نکلا کرتی تھی
تیغ علی کے سر کا عمامہ دل بھی ہے اور جان بھی ہے

سرکار سرکا نبی جن کو آج یہ دنیا کہتی ہے
ان کے گھر کا بچہ بچہ دل بھی ہے اور جان بھی ہے

دنیا بھر کے ہر تیغی کا سنئے ہے اعلان یہی
تیغ علی کے نام کا نعرہ دل بھی ہے اور جان بھی ہے

جس پہ بیٹھ کے تیغ علی شاہ درس عقیدت دیتے تھے
میرے لئے تو وہ بھی مصلیٰ دل بھی ہے اور جان بھی ہے

مرقد میں بھی کام آئے گا کام آئے گا محشر میں
میرے لئے تو تیغی شجرہ دل بھی ہے اور جان بھی ہے

تیغی ٹائروالے نادرؔ اکثر کہتے رہتے ہیں
انکی دعاؤں کا یہ تحفہ دل بھی ہے اور جان بھی ہے

میں گل گلزار میرا گھر گل گلزار ہے

نورالعین بریلوی

اس میں نہ کوئی بحث ہے نہ کوئی تکرار ہے
انکے در پہ جو پڑے ہیں ان کا بیڑا پار ہے
ان سے جڑنے والے دربار علی سے جڑ گئے
ایسا ویسا در نہیں یہ تیغیہ دربار ہے
ہاتھ میں احمد رضا کے رہتی تھی جو ہر گھڑی
ہاتھ میں تیغ علی کے ہاں عین وہ تلوار ہے
نسبت تیغ علی سے شاہ ابراہیم سے
میں گل گلزار میرا گھر گل گلزار ہے
ہے میری بخشش کے ضامن حضرت تیغ علی
باغ جنت میں میرا جانا کہاں دشوار ہے
میں کہیں جاؤں حفاظت کرتی رہتی ہے میری
حضرت تیغ علی کی یاد پہریدار ہے
آگیا تیغ علی پہ کام کا نکلا یہ دل
میں سمجھ بیٹھا یہ تھا کہ دل میرا بیکار ہے
جوبھی تیغی ہے زمانے کو بتادو نور العین
مسلک احمد رضا پہ مرنے کو تیار ہے

عشق ووفا کا جام پلایا سرکار سرکانہی نے

تحسین رضا منظر کھٹونوی

میٹھی میٹھی بول سنایا سرکار سرکانہی نے
دین کی باتیں سب کو سنایا سرکار سرکانہی نے

مال ودولت اپنا سب کچھ راہ خدا میں وقف کیا
رب کا جلوہ دل میں بسایا سرکار سرکانہی نے

چور جواڑی اور شرابی کتنے ہی گمراہوں کو
سیدھا رستہ سب کو دکھایا سرکار سرکانہی نے

ویشالی مظفر پور کے سارے لوگ یہ کہتے رہتے ہیں
ہم سب کو خوشحال بنایا سرکار سرکانہی نے

مست وبے خود کر کے رکھا جس نے سارے مریدوں کو
عشق ووفا کا جام پلایا سرکار سرکانہی نے

آج بھی سرکانہی سے منظر بٹتا ہے فیضان ان کا
اک ایسا میخانہ بنایا سرکار سرکانہی نے

ناشر نور ہدایت ہیں شہ تیغ علی

ظفر انصاری ظفر الہ آباد

پیکر خلق محبت ہیں شہ تیغ علی
صاحب کردار و سیرت ہیں شہ تیغ علی
ناز بردار شریعت ہیں شہ تیغ علی
ناشر نور ہدایت ہیں شہ تیغ علی

ان کے چہرے سے عیاں ہے نور شمع معرفت
رہبر راہ طریقت ہیں شہ تیغ علی

حامل علم لدنی ان کی ذات پاک ہے
واقف سر حقیقت ہیں شہ تیغ علی

اک جہاں کو آپ کی دیدہ وری پہ ناز ہے
آپ وہ اہل بصیرت ہیں شہ تیغ علی

آپ کی آنکھوں میں پنہاں کیوں نہ ہو نور خدا
شامل بزم ولایت ہیں شہ تیغ علی

میرے دل کا وظیفہ کیوں نہ ان کا نام ہو
میرے ارمانوں کی جنت ہیں شہ تیغ علی

اے ظفرؔ ان کی کرامت کیا کرے کوئی بیاں
سر سے پا تک اک کرامت ہیں شہ تیغ علی

ترا کردار قرآنی مرے سرکار سرکانہی

فیروز القادری، مظفر پوری

تمہارا در ہے نورانی میرے سرکار سرکانہی
تیری مشہور سلطانی میرے سرکار سرکانہی

ترا کردار قرآنی مرے سرکار سرکانہی
تمہارا قول حقانی مرے سرکار سرکانہی

بہت ہی دور سے چل کر میں تیرے در پہ آیا ہوں
سنو میری پریشانی میرے سرکار سرکانہی

میسر مجھکو موقع ہو کروں میں رات دن مرشد
تمہارے در کی دربانی میرے سرکار سرکانہی

نہ اترے حشر تک جس کا خمار اے
ساقیا میرے پلادو جام عرفانی مرے سرکار سرکانہی

اگر فیروز پر بھی ہو کرم کی اک نظر آقا
کرے تیری ثنا خوانی مرے سرکار سرکانہی

شمع حق نور ولا ہیں حضرت تیغ علی

نظام مجھولیاوی

آپ محبوب خدا ہیں حضرت تیغ علی
اہل حق کے ہم نوا ہیں حضرت تیغ علی

کامل راہ شرع اور عامل راہ طریق
اک ولی باصفا ہیں حضرت تیغ علی

دین احمد پہ ہمیشہ جو عمل پیرا رہے
وہ محب اولیا ہیں حضرت تیغ علی

جس نے مردہ دل کو بخشی ہے ہدایت کی کرن
شمع حق نور ولا ہیں حضرت تیغ علی

ہندو مسلم سکھ عیسائی ہر کسی کے واسطے
منبع فیض وعطا ہیں حضرت تیغ علی

آپ کے در سے سوالی خالی لوٹا ہی نہیں
رب ہی جانے آپ کیا ہیں حضرت تیغ علی

عاشق تیغ علی ہوں میں بھی قسمت سے نظامؔ
درد دل کی بس دوا ہیں حضرت تیغ علی

ہیں وہ عاشق بطحی تاجدار سرکا نہی

بشر رحیمی، ویشالی

آپ کا حسین روضہ تاجدار سرکا نہی
ہر کوئی ہوا شیدا تاجدار سرکا نہی

تیرے آستانے سے جس کو جس کو نسبت ہے
کیوں کرے غم عقبیٰ تاجدار سرکا نہی

جن پہ ناز کرتی ہیں منزلیں ولایت کی
ہیں وہ عاشق بطحی تاجدار سرکا نہی

ہو کے منسلک تیرے دامن کرم سے سب
ادنیٰ ہو گئے اعلیٰ تاجدار سرکا نہی

ہو گئیں ہیں پل بھر میں مشکلیں میری آساں
جب زباں پہ نام آیا تاجدار سرکا نہی

ڈال دی نظر جس پر مل گئی اسے منزل
اللہ اللہ یہ رتبہ تاجدار سرکا نہی

آپ کا سوالی ہوں بھیک میں عطا کیجئے
اپنے پیر کا صدقہ تاجدار سرکا نہی

کس قدر پریشاں ہے آپ کا بشر آقا
کیجئے کرم شاہا تاجدار سرکا نہی

کس نے کہا مزار پہ جانا حرام ہے

راحت بشن پوری

اس کا بلند رتبہ ہے اعلیٰ مقام ہے
تیغ علی کا دوستو! جو بھی غلام ہے

جب سے نصیب تیغیہ نسبت ہمیں ہوئی
روشن ہماری صبح ہے تابندہ شام ہے

ناموس تیغیت پہ نچھاور کرے گا جاں
ایسا بھی اس جہان میں تیغی غلام ہے

ہوتی ہے زندگی کو نئی تازگی عطا
کس نے کہا مزار پہ جانا حرام ہے

دامن جسے بھی تیغ علی شہ کا مل گیا
وہ شخص یاروں لائق صد احترام ہے

اپنے تو اپنے غیر بھی ہوتے ہیں فیضیاب
عرس براہیمی کا یہاں فیض عام ہے

راحت ہے یہ فیضان شہ تیغ علی کا
جو اس طرح سے آج یہاں دھوم دھام ہے

عشق کا عنوان ہیں تیغ علی

شاد مظفر پوری

عشق کا عنوان ہیں تیغ علی
غوث کا فیضان ہیں تیغ علی

کاش ایسادن بھی آئے کہ کہوں
میرے گھر مہمان ہیں تیغ علی

تیغی ٹائر چل گیا تو چل گیا
فیض کے چٹان ہیں تیغ علی

تیغی جلسے ہورہے ہیں ہر طرف
کل عدوحیران ہیں تیغ علی

جاہلو! تمکو نہیں ہے کچھ خبر
وقت کے نعمان ہیں تیغ علی

حاسدین مسلک حق کے لیے
آندھی اور طوفان ہیں تیغ علی

شآد اہل معرفت کے واسطے
حق کا روشن دان ہیں تیغ علی

مرے سامنے نقش پائے ولی ہے

ضیاء، سگرامپوری

ابھی دم میں کھلنے کو دلکی کلی ہے
نظر جب سے روضے کی جانب چلی ہے
ہے واقف رموز نکات شریعت
وہ تیغ علی ہے وہ تیغ علی ہے
صدا جو مدینے کی دیتی ہیں ہر سو
وہ ان کی گلی ہے وہ انکی گلی ہے
کریں نجد والے نہ رخ ان کی جانب
بتا دو کہ یہ شہر تیغ علی ہے
مجھے خوف دنیا نہ عقبیٰ کا غم ہے
مرے سامنے نقش پائے ولی ہے
نظر میں بسائے ہیں روضے کی جالی
عقیدت کی دنیا بھی کتنی بھلی ہے
ہے نقش ولی نقش پائے پیمبر
کہ بغداد و سنجر سے جا کے ملی ہے
ضیاؔ اب تجھے کیا زمانے سے لینا
اماں ان کے قدموں میں جب سے ملی ہے

وہ گل باغ رضا تھے حضرت تیغ علی

رونق مصباحی

عاشق شاہ ھدیٰ تھے حضرت تیغ علی
تاجدار اولیا تھے حضرت تیغ علی

جن کے چہرے میں نظر آتا جمال مصطفیٰ
عشق کا وہ آئینہ تھے حضرت تیغ علی

سنیت کے گلستاں کو جس نے خوشبو بخش دی
وہ گل باغ رضا تھے حضرت تیغ علی

انجمن کو عمر بھر جو روشنی دیتے رہے
وہ چراغ پرضیا تھے حضرت تیغ علی

جھولیاں بھر بھر کے سائل آج بھی کہتے ہیں یہ
پیکر جو دوسخاد تھے حضرت تیغ علی

خواجہ ہندالولی کا دل سے جو شیدا رہا
غوث اعظم پر فدا تھے حضرت تیغ علی

دشمنان دین سرکار دوعالم کے لیے
ہر گھڑی قہر خدا تھے حضرت تیغ علی

حشر تک تربت پہ ان کی بارش انوار ہو
اک ولی باصفا تھے حضرت تیغ علی
ان کی عظمت پر زمانہ کیوں نہ ہو روز شار
حب احمد میں فنا تھے حضرت تیغ علی

کر رہے ہیں جب ہماری رہبری تیغ علی

حیدر لاری صاحب

عاشق خیر الوریٰ حق کے ولی تیغ علی
ہیں چراغ معرفت کی روشنی تیغ علی
راہ حق سے ہم بھٹک جائیں یہ ممکن ہی نہیں
کر رہے ہیں جب ہماری رہبری تیغ علی
ہم کچلتے ہیں غم ایام کو پی کر جسے
جب پلاتے ہیں وہ جام سرخوشی تیغ علی
کفر سے کہد و لڑائی کی نہ دعوت دے ہمیں
ہے مسلمانوں کے ہاتھوں میں ابھی تیغ علی
مسکرائیں زندگی کی آرزوؤں کے گلاب
پیار کی نظریں اُٹھائیں جب کبھی تیغ علی

تو نے جانے کتنے ذروں کو بنایا آفتاب
روشنی کیجئے عطا حیدر کو بھی تیغ علی

ایک نورانی دھارا ہے تیغ علی

محمد سعید حسن تیغی، خلیفہ اول سرکار نیورا شریف

مصطفیٰ کا دلارا ہے تیغ علی
سب کی آنکھوں کا تارا ہے تیغ علی

جس نے پھیلایا دنیا میں دین نبی
وہ علی کا بھی پیارا ہے تیغ علی

جس سے جاری ہوا تیغیہ سلسلہ
ایسا مرشد ہمارا ہے تیغ علی

ہے لقب جس کا غوث زماں دوستو!
غوث کا وہ دلارا ہے تیغ علی

جو پلاتا رہا جام عشق نبی
ایسا ساقی ہمارا ہے تیغ علی

بحر رحمت وانوار آقا مرے
ایک نورانی دھارا ہے تیغ علی

روشنی بڑھتی رہتی ہے جسکی سعید
ایسا دلکش ستارا ہے تیغ علی

یہ تیغ علی کے قدم کی ہے برکت ---

اکمل ویشالوی

ہوئے تیغ علی گوریارہ میں پیدا تو ظلمت کدوں کو ملی روشنی ہے
شمالی بہار آج لگتا ہے روشن یہ فیضان سرکار تیغ علی ہے
شہ تیغ علی کا اشارہ ہوا ہے تو بادل گرج کے برسنے لگا ہے
مرے تیغ علی کی سوانح میں پڑھ لو مصنف نے یہ بھی کرامت لکھا ہے
انہیں دیکھ کر داتا کمبل نے کمبل بدن پر رکھے اور فوراً یہ بولے
کہ اک بابا سرکاہنی سے آ رہا ہے حقیقت میں رب کا جو زندہ ولی ہے
یہ نور القمر ماہنامہ میں لوگوں رئیس القلم نے تھا مضمون لکھا
یہ تیغ علی کے قدم کی ہے برکت جو سرکاہنی کو آج شہرت ملی ہے
مخالف جو ہیں بد سے بد ہو گئے ہیں نگاہوں سے وہ مسترد ہو گئے ہیں
مگر نام تیغ علی والی محفل خدا کی قسم ہر جگہ سج رہی ہے
اگر اس کو مقبولیت مل گئی تو عقیدت کا معراج سمجھوں گا میں بھی
خلوص محبت سے اس منقبت کو بفضل خدا میں نے اکمل لکھی ہے

دیکھئے حق کے مظہر ہیں تیغ علی

شمیم انجم نظامی، موہن پور، نیپال

عشق والفت کے پیکر ہیں تیغ علی
ہم مسلماں کے رہبر ہیں تیغ علی

یوں علاقے میں تو صوفیاء ہیں بہت
ہاں مگر ان میں بہتر ہیں تیغ علی

بدعقیدہ ہے کوئی جوان کے لیے
نیزہ تلوار ونشتر ہیں تیغ علی

زہد و تقویٰ میں مثل علی وعمر
دیکھئے حق کے مظہر ہیں تیغ علی

تیرے دربار سے خالی جائے گا کیوں
آگئے جو بھی دلبر ہیں تیغ علی

کوئی دشمن بگاڑے گا عاشق کا کیا
پاس خود آئے بڑھ کر ہیں تیغ علی

ہو کرم کی نظر اپنے انجم پہ بھی
یہ کھڑے تیرے در پر ہیں تیغ علی

سنیوں نے جب پکارا حضرت تیغ علی

مقبول شہباز پوری

بے سہاروں کے سہارا حضرت تیغ علی
اور علی کے ہیں دلارا حضرت تیغ علی

مل گئی امداد اس کو غیب سے اے دوستو!
جب کسی نے ہے پکارا حضرت تیغ علی

ڈوبتی کشتی میں جس نے نام تیرا لے لیا
مل گیا اس کو کنارا حضرت تیغ علی

نجدیوں کے قصر میں اک زلزلہ سا آ گیا
سنیوں نے جب پکارا حضرت تیغ علی

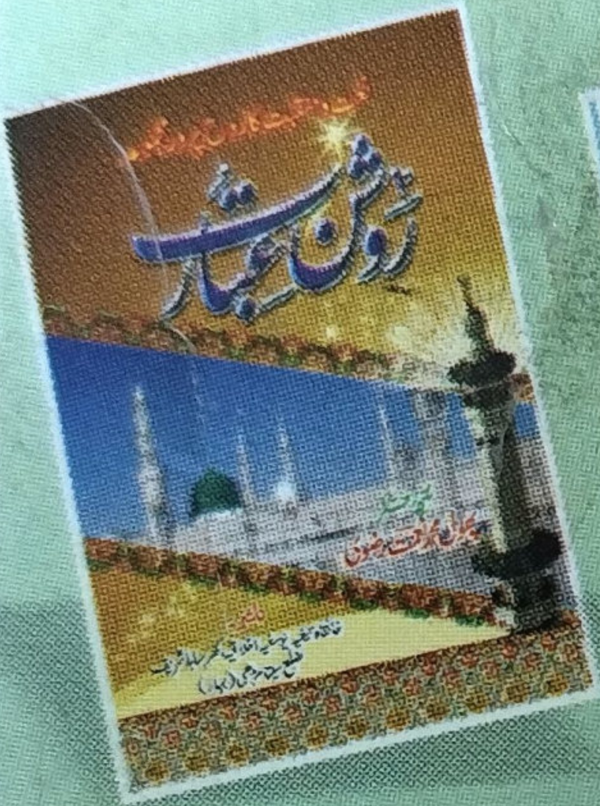
در بدر کی ٹھوکریں کھاتا رہوں میں کب تلک
یہ نہیں مجھکو گوارا حضرت تیغ علی

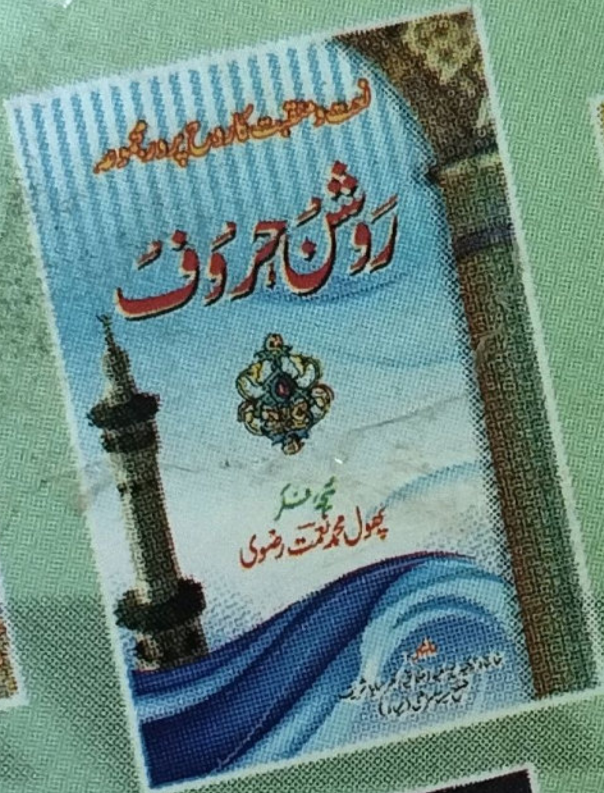
پڑھ رہا آپ کی مقبول جب سے منقبت
اوج پر ہے اس کا تارا حضرت تیغ علی

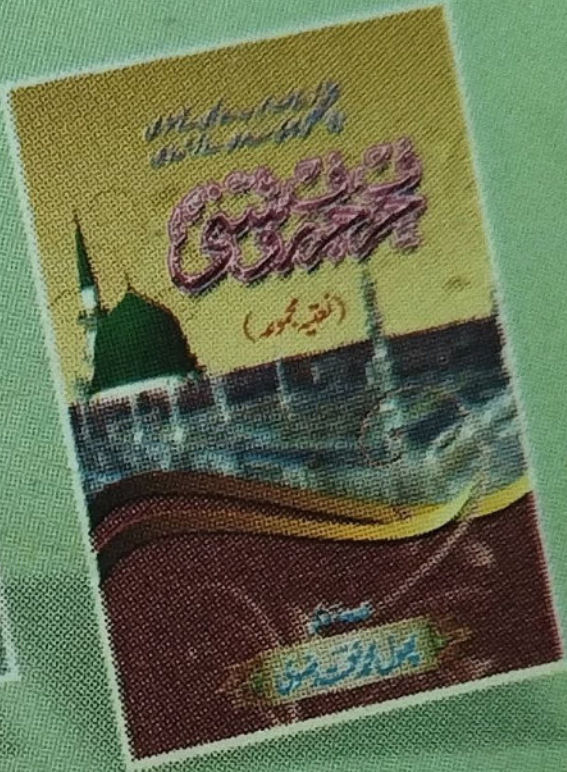
□□□

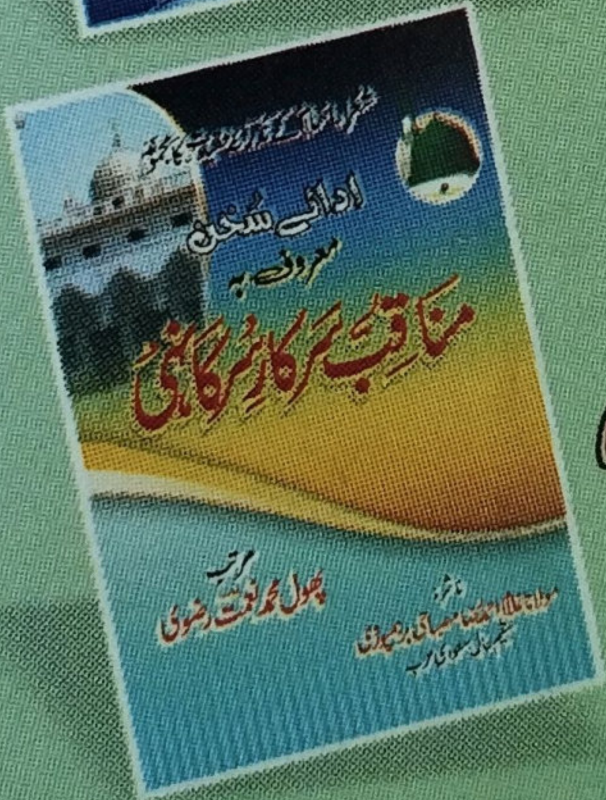
مصنف کی دیگر کتابیں:

مطبوعہ









غیر مطبوعہ

- تحائف روشن (نعتیہ مجموعہ)
- لفظوں کا دائرہ (شعری مجموعہ)
- فضائل و مسائل (شرعی امور کے فضائل اور غیر شرعی امور کے خلاف ایک فکر انگیز کتاب)